السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کا کیا حکم ہے؟ (سائل مولان محمد زکریا مسجد چینیاوالی لاہور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بارش، سخت کیچڑ وغیرہ کے مواقع پر جمع بین الصلوتین جائز ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا : الظُّهْرَ وَالعَصْرَ وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ"، فَقَالَ أَيُّوبُ : لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، قَالَ : عَسَى۔ (باب تاخیر الظهر الی العصر : ج ا ص ،،

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں (ایک دفعہ) سات اور آٹھ رکعتیں جمع کر کے پڑھیں، یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا تھا۔ ابو ایوب سختیانی نے پوچھا کیا اس کی وجہ بارش تھی؟ تو جابر بن زید نے کہا امید ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔''

اگرچہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر طویل محدثانہ بحث و تمحیص کے بعد اس عمل کو جمع صوری قرار دیا ہے، تاہم امام ابن تیمیہ صاحب منتقی الاخبار نے یہ فیصلہ دیا ہے:

(وَهٰذَا يُدَلُّ بِمَعْنَاهُ عَلَى الْجَمْعِ لِلْمَطَرِ وَالْخَوفِ وللمرض۔ (نیل الاوطار : ج ۳ باب جمع المقیم لمطر اولغیرہ ص ۲۱۸

''یہ حدیث اپنے مفہوم سے بارش، خوف اور مرض کی وجہ سے نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے پر دلالت کرتی ہے۔''

امام ترمذی اس حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں:

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ : يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي المَطَرِ، وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ۔ (تحفۃ الأحوذی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص533

محدث فتویٰ